Globethics Repository

Kanz al-inabah fi manaqib sahabah 1 (Part 1)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-13 12:11:26
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/185304

كَنزُ الإِنَابَة

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَة

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : كنز الإنابة في مناقب الصحابة

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق وتخریج : فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاِسنادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّت ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اپریل 2006ء

تعداد : 2,200

قیمت : 200 روپے

❁ ❁ ❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / وِڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارِکَ وَسَلَّمَ ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۷-۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فهرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾	٢١
٢	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ ﴿حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے مناقب﴾	٥٧
٣	مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ ﴿حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے مناقب﴾	١٠٣
٤	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ ﴿حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے مناقب﴾	١٥١
٥	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ﴿حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کے مناقب﴾	١٨٩
٦	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ﷺ ﴿خلفاء راشدین ﷺ کے جامع مناقب﴾	٢٥٣

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب	الصفحة
٧	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ ﴿ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب ﴾	٢٨٥
٨	مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﴿ انصارِ مدینہ کے مناقب ﴾	٣٠٧
٩	مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ ﴿ اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب ﴾	٣٥١
١٠	مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﴿ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب ﴾	٣٦٥
١١	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن ﴿ مناقب صحابیات رضی اللہ عنہن ﴾	٣٨٧
☆	مصادر التخريج	٤٠١

www.MinhajBooks.com

فہرس

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١	الْبَابُ الْأَوَّلُ:	
	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	٢١
١	فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ خَيْرَ الْقُرُوْنِ ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کا سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾	٢٣
٢	فَصْلٌ فِي قَوْلِ الرَّسُوْلِ ﷺ طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوشخبری کا بیان﴾	٢٩
٣	فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾	٣٣

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤	**فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ ﷺ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾	۳۷
٥	**فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ ﷺ لِلْفَتْحِ** ﴿آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے توسل سے حصولِ فتح کا بیان﴾	٤١
٦	**فَصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان﴾	٤٥
٧	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	٥٢
٢	**الْبَابُ الثَّانِي:** **مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ** ﴿حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے مناقب﴾	٥٧

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ﴿حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾	۵۹
۲	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	٦۵
۳	فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدید محبت کا بیان﴾	۷۱
٤	فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا ﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب اور وزیر قرار دینا﴾	۸۱

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥	فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ ﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رفیق غار و مزار ہونے کا بیان﴾	٨٦
٦	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِي الآخِرَةِ ﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	٨٨
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٩٣
٣	الْبَابُ الثَّالِثُ: مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	١٠٣
١	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا بیان﴾	١٠٥

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	١٠٨
٣	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ ﴿فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾	
٤	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﴿فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾	١١٦
٥	فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینے کا بیان﴾	١٢١
٦	فَصْلٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ	١٢٦

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان﴾	
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ	۱۳۵
	﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	
٤	**اَلْبَابُ الرَّابِعُ:**	
	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ	۱۵۱
	﴿حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	
۱	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۵۳
	﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	
۲	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً	۱۵۷
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾	
۳	فَصْلٌ فِي تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ	۱۵۹

www.MinhajBooks.com

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کا بیان﴾	
١٦٣	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ ذَا النُّوْرَيْنِ	٤
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾	
١٦٩	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ	٥
	﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾	
١٧٥	فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ	٦
	﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کی خبر دینے کا بیان﴾	
١٨٠	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ	٧
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٥	**اَلْبَابُ الْخَامِسُ:**	
	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	١٨٩
١	**فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضی اللہ عنہ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى** ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان﴾	١٩١
٢	**فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** ﴿حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ کا بیان﴾	١٩٥
٣	**فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضی اللہ عنہ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ** ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیت میں سے ہونے کا بیان﴾	٢٠٩
٤	**فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ** ﴿فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾	٢١٥

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿حبِ علی رضی اللہ عنہ حبِ مصطفیٰ ﷺ اور بغضِ علی رضی اللہ عنہ بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	٢٣٠
٦	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ الْعِلْمِيَّةِ ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام ومرتبہ کا بیان﴾	٢٣٦
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٢٣٩
٦	**الْبَابُ السَّادِسُ:**	
	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم ﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾	٢٥٣
١	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم ﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	٥٥٢

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٧	**اَلْبَابُ السَّابِعُ:**	
	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ	٢٥٨
	﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١	**فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ**	٢٨٧
	﴿فرمانِ رسول صلى الله عليه وآله وسلم: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا﴾	
٢	**فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لِلْمُهَاجِرِيْنَ**	٢٩٠
	﴿حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	
٣	**فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ**	٢٩٥
	﴿فضیلتِ مہاجرین کا بیان﴾	
٤	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ**	٣٠٠
	﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے جامع مناقب کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٨	**الْبَابُ الثَّامِنُ:**	
	مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﴿انصارِ مدینہ کے مناقب﴾	٣٠٧
١	**فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ مِنَ الإِيْمَانِ** ﴿انصار سے محبت علامتِ ایمان ہونے کا بیان﴾	٣٠٩
٢	**فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ** ﴿انصار کا حضور نبی اکرم ﷺ کی مدد ونصرت کرنے کا بیان﴾	٣١٤
٣	**فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	٣٤٠
٤	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ** ﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	٣٤٣

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۹	**اَلْبَابُ التَّاسِعُ:**	
	مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ	۳۵۱
	﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
۱	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ	۳۵۳
	﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ کے جامع مناقب کا بیان﴾	
۱۰	**اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:**	
	مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ	۳۶۵
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
۱	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ	۳۶۷
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	
۱۱	**اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:**	
	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن	۳۷۸
	﴿مناقب صحابیات رضی اللہ عنہن﴾	
۱	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن	۳۸۹
	﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾	
۞	**مصادر التخريج**	۴۰۱

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ خَيْرَ الْقُرُوْنِ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کا سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾

١ / ١۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلاَ أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَ يَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ. يُظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گی حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان پر چربی چڑھی ہو گی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٢ / ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣ / ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، والطيالسي في المسند، ١ / ١١٣، الرقم: ٨٤١، وابن الجعد في المسند، ١ / ١٩٦ الرقم: ١٢٨٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤ / ١٥١۔

الحديث رقم ٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: ←

يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس قرن (زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی شہادت اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی شہادت پر سابق ہوگی۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳/ ۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ. ثُمَّ الثَّانِي. ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اور اس کے بعد تیسرے زمانے کے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

...... فضل الصحابة، ٤/ ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، وأبو يعلى في المسند، ٩/ ٤٠، الرقم: ٥١٠٣.

الحديث رقم٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/ ١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، و ابن أبي شيبة في المصنف ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥.

٤/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَاللهُ أَعْلَمُ أَ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السِّمَانَةَ. يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ أَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا یا نہیں پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کریں گے وہ شہادت طلب کئے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنُ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْفِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٢٣، الرقم:٢٥٣٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٢٨، الرقم: ٧١٢٣، والشوكاني فى نيل الأوطار، ٩/٢٠٨۔

الحديث رقم٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في القرن الثالث، ٤/٥٠٠، الرقم: ٢٢٢٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: في فضل أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/٢١٤، الرقم: ٤٦٥٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٤٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/١٢٣، الرقم: ٦٧٢٩۔

وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ صَحِيُحٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسر زمانے کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٦ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَاةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ بِالْأَهْوَازِ إِذَا بِرَجُلٍ يَسِيْرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَغْلٍ أَوْ بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، قَدْ ذَهَبَ قَرْنِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا أَدْخُلُ فِي دَعْوَتِکَ قَالَ: وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِکَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، فَلَا أَدْرِي أَ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يَظْهُرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ، يَهْرِيْقُوْنَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُوْنَهَا. وَإِذَا هُوَ بُرِيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت عبداللہ بن مولیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اہواز میں چل رہا تھا تو اچانک اپنے سامنے میں نے ایک آدمی کو خچر پر سوار دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا اے اللہ، میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں اے اللہ، مجھے ان کے ساتھ ملا دے میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے

الحديث رقم٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٥٠، الرقم: ٢٣٠١٠، وأبويعلى فی المسند، ١٣/ ٤١٦، الرقم: ٨٤٢٠، والطيالسی فی المسند، ١/ ٣٩ الرقم: ٢٩٩.

لگا اور میرا یہ دوست بھی (یعنی اس کو بھی ان کے ساتھ ملا دے) اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے وہ کہنے لگا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں: پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں روای کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا: یا نہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں سے موٹاپا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ شہادت کے لئے خون بہائیں گے لیکن اس کا سوال نہیں کریں گے پھر میں نے دیکھا (ایسا کہنے والے) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔" اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۷/۷۔ عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ قَالَتْ: مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقُمْتُ إِلَى كُوْزٍ فَسَقَيْتُهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَقَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

"بنت ابی جہل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور پینے کے لئے پانی طلب کیا پس میں آپ ﷺ کے لئے ایک پیالے میں پانی لے کر آئی اتنے میں ایک آدمی جس نے دو سبز رنگ کے کپڑے پہنے تھے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو زکوۃ دو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امت میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔" اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/۲۵۸، الرقم: ۲۵۸، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۵/۷۳، الرقم:۳۱۶۹، والعسقلاني في الإصابة،۷/۵۵۹، الرقم: ۱۰۹۷۴۔

٨ / ٨. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنِ يَلُوْنَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں ان کی طرف مبعوث ہوا پھر ان کا جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کا جو اِن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩ / ٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ قَرْنٍ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيُّ، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، فَلاَ يَعْبَأُاللهُ بِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین زمانہ وہ ہے جس میں، میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا پس اللہ تعالیٰ ان کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ١/ ٧٦، الرقم: ٩٦، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/ ١٩.

الحديث رقم٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣: ٣٢٩، الرقم: ٣٤٢٥، و فی المعجم الصغير، ١/ ٢٢٠، الرقم: ٣٥٢، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٤/ ١٧٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/ ١٩.

٢۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ طُوبَى لِمَنْ رَآنِي

حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوشخبری کا بیان

١٠/ ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

١١/ ١١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي وَطُوبَى ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے حالت ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دوبار خوشخبری ہے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لایا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل من رأی النبی ﷺ، ٥/ ٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨.

الحديث رقم ١١: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٦/ ٢١٣، الرقم: ٧٢٣٠.

١٢/ ١٢۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاَ تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي، وَاللهِ، لاَ تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَنِي وَ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے مجھے (حالتِ ایمان میں) دیکھا اور میری صحبت اختیار کی (پھر فرمایا) خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی صحبت اختیار کیا جس نے میری صحبت اختیار کیا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/ ١٣۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهْنِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَانِ مُذْحِجِيَّانِ، حَتَّى أَتَيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مُذْحِجٍ قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ ﷺ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَآکَ وَآمَنَ بِکَ وَاتَّبَعَکَ وَصَدَّقَکَ مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِکَ، وَاتَّبَعَکَ، وَصَدَّقَکَ، وَلَمْ يَرَکَ، مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ، ثُمَّ طُوْبَى لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم١٢: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٧۔
الحديث رقم١٣: أخرجهُ أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ١٥٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٢/ ٢٨٩، الرقم: ٧٤٢۔

’’حضرت عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اس دوران دو گھوڑ سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: دوکندی مذحجی ہیں یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تاکہ آپ ﷺ کی بیعت کرسکے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کو پکڑا تاکہ اس کی بیعت کرسکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ ﷺ کی اتباع اور تصدیق کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/ ۱۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ وَلِمَنْ رَأَى قَالَ مَنْ رَأَى مَنْ رَآهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُونُعَيْمٍ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے ان کو دیکھا

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٦٦، الرقم: ٥٨٧٤، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/ ٢٥٤.

جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ’’ولمن رأني‘‘ (اور جس نے مجھے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے انہیں (صحابہ کو) دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۳۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾

۱۵/ ۱۵۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَهُنا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّيْنَا مَعَکَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَکَ الْعِشَاءَ قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ. كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النَّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ، وَ أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذا ذَهَبَ أَصْحَابِيْ أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوبردہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ

الحديث رقم ۱۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: بيان أن بقاء النبی أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ۴/ ۱۹۶۱، الرقم : ۲۵۳۱، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۴/ ۳۹۸، وأبو يعلی فی المسند، ۱۳/ ۲۶۰، الرقم: ۷۲۷۶۔

عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہو گا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں سے گئے نہیں تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آ جائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے بچاؤ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی کسی زمین پر فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لئے نور اور رہنما بن کر اٹھے گا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا

الحديث رقم١٦: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٥.

الحديث رقم١٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٨٩، الرقم: ٦٧٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١/٥٢، الرقم: ٦٩.

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْتُبْتَغى الضَّالَةُ فَلَا تُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸ / ۱۸۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۹ / ۱۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النَّجُوْمِ يُهْتَدى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔'' اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٦.

الحديث رقم ۱۹: أخرجه عبد بن حميد فی المسند، ١ / ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣.

٢٠/ ٢٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي فِيْمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَکَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ: بَعْضُهَا أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيئٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے قوت میں افضل ہیں اور ہر ایک کو روشنی حاصل ہے پس جس نے ان کے اختلاف میں سے جس پر وہ ہیں کچھ لے لیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ديلمی فی مسند الفردوس، ٢/ ٣١٠، الرقم: ٣٤٠٠.

٤۔ فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾

۲۱/ ۲۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِي فِيْكُمْ، فَقَالَ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے۔ ان کا اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲/ ۲۲۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُم

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، كتاب: الأحكام، باب: كراهية شهادة، ٢/ ٧٩١، الرقم: ٢٣٦٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/ ١٩٣، الرقم: ٩٨۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٥، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١/ ٥٩، الرقم: ١٧، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٢٠٠، الرقم، ٥٧٢۔

فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَا يَطِيْبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہو گا جس کا نمک ہی چلا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/ ٢٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم الْيَوْمَ فَقَالَ: أَلَا أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ آج کے ہی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے...... آگے طویل حدیث ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٢٣: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٠/ ٤٣٦، الرقم: ٤٥٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٩٨، الرقم: ٣٨٨، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/ ٢٠٤، الرقم: ٢٩٢٩، و فى المعجم الصغير، ١/ ٥٨، الرقم: ٢٤٥.

٢٤ / ٢٤۔ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا اللهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اتَّقُوْا الْكَذِبَ وَشَهَادَاتِ الزُّوْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے دروازے پر ہمیں خطاب کیا۔ اور کہا بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥ / ٢٥۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور جو جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے اور جس کو اس کی نیکی خوشی میں ڈال دے اور برائی اس کو پریشانی میں مبتلا کر دے وہ حقیقی مومن ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤١٢۔

الحديث رقم٢٥: أخرجه البزار في المسند، ١/ ٢٦٩، الرقم: ١٦٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٣١، الرقم: ١٤٨٩۔

٢٦/ ٢٦۔ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوْا، وَ إِذَا ذُكِرَتِ النُّجُوْمُ فَأَمْسِكُوْا، وَ إِذَا ذُكِرَ الْقَدْرُ فَأَمْسِكُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/ ٢٧۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالإِيْمَانُ فِي قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

و في رواية: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا اصحابِ رسول ﷺ مسکراتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔'' اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٢/ ٩٦، الرقم: ١٤٢٧۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أبونعيم فى حلية الأولياء، ١/ ٣١١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/ ٤١٨، الرقم: ٧٢٠۔

٥۔ فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ لِلْفَتْحِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصولِ فتح کا بیان﴾

٢٨/٢٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟

الحديث رقم٢٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبى ﷺ، ٣/ ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/ ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٧، الرقم: ١٠٥٦، و ابن حبان فى الصحيح، ١١/ ٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

پس وہ لوگ کہیں گے ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹ / ۲۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کر رکھی ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۰ / ۳۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم۲۹: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ۳ / ۱۳۱۶، الرقم: ۳۳۹۹۔

الحديث رقم۳۰: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴ / ۱۹۶۲،←

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيُّ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور ان کو اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے: کیا ان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہو جائے گی پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

------ الرقم: ٢٥٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٢٦٣، الرقم: ٩٧٣.

۳۱/ ۳۱۔ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آ جاتے۔‘‘ اسے امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٤/ ۱۳۲، الرقم: ۲۱۷۲، و عبد بن حميد في المسند، ۱/ ۳۱۳، الرقم: ۱۰۲۰، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۸۔

٦۔ فَصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان﴾

٣٢/٣٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣/٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا

الحديث رقم٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٣، الرقم: ٣٤٧٠، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: (٥٩)، ٥/٦٩٥، الرقم: ٣٨٦١، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: في النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/٢١٤، الرقم: ٤٦٥٨۔

الحديث رقم٣٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة، ٤/١٩٦٧، الرقم: ٢٥٤٠، و ابن ماجة فی ←

أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَو أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَة.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤/ ٣٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی

------السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: فى من سب أصحاب النبى صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٨٧، و الرؤيانى في المسند ٢/ ٩٢، الرقم: ٨٨٢، و الديلمى في مسند الفردوس، ١/ ١٤٧، الرقم: ٥٢٥۔

گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/ ٣٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/ ٣٦۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِهِمْ عُمُرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

الحديث رقم٣٥: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء فى فضل من رأى النبى ﷺ، ٥/ ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨/ ١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، و الديلمى في مسند الفردوس، ١/ ٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

الحديث رقم٣٦: أخرجه ابن ماجة فى السنن، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦٢، و ابن أبى شيبة، فى المصنف، ٦/ ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، و ابن أبى عاصم فى السنة، ٢/ ٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦.

عنهما کہتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٣٧۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَكْرِمُوْا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَيَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے سنا پس آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو تو اس پر لازم ہے جماعت کو لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچو بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے اور کوئی آدمی ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں

الحديث رقم٣٧: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٣٨٧، الرقم: ٩٢٢٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣/ ٢٠٤، الرقم: ٢٩٢٩، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/ ١٥٠، والطيالسى فى المسند، ١/ ٧، الرقم: ٣١۔

نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸ / ۳۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقِلُّوْنَ، فَلاَ تَسُبُّوْهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

۳۹ / ۳۹۔ عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: بْنَ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عطا بن ابورباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٤٧، الرقم: ١٢٠٣، وأبويعلى في المسند، ٤ / ١٣٣، الرقم: ٢١٨٤، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣ / ٣٥٠، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٣٠١، الرقم: ٦٨٨٤.

الحديث رقم٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٥٤، الرقم: ١٠.

٤٠ / ٤٠. عِنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَ أَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مددگار) پس جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٤١ / ٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَاتَذْكُرُوْا مَسَاوِيَ أَصْحَابِي فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ عَلَيْهِمْ، وَاذْكُرُوْا مَحَاسِنَ أَصْحَابِي حَتَّى تَأْتَلِفَ عَلَيْهِمْ قُلُوْبُكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧٣٢، الرقم: ٦٦٥٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ١٤٤، الرقم: ٤٥٦، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢ / ٤٨٣، الرقم: ١٠٠٠، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٣ / ٣٧٠، الرقم: ١٧٧٢.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ٥ / ٣١، الرقم: ٧٣٦٢.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لئے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ رضی اللہ عنہم

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٤٢/ ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءَ هُوَ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣/ ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ

الحديث رقم٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير رضی اللہ عنہما، ٤/ ١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، و النسائی في السنن الكبرى، ٥/ ٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر الصديق رضی اللہ عنہ ٦/ ٣٩، الرقم: ٣٦٥٧، و ابن ماجة فی ←

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَتْ : أَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھے؟ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٤٤ / ٤ ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ

.......السنن، المقدمة، باب: فضل عمر رضی اللہ عنہ، ١ / ٣٨، الرقم: ١٠٢، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٢١٨، الرقم: ٢٥٨٧١۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فی المسند، ٥ / ٢١٢، الرقم: ١٨١٦،١٧٠٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، و فی المعجم الكبير، ٩ / ١١٢،١١٥، الرقم: ٨٥٨٢،٨٥٩٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ١٧٧، ٨ / ٢١٢۔

قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّيءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔‘‘ اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٥ / ٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم٤٥: أخرجه البيهقى فى المدخل إلى السنن الكبرى، ١/ ١٦٢، الرقم: ١٥٢، و عبد بن حميد نحوه فى المسند، ١/ ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، و القضاعى فى مسند الشهاب، باب: مثل أصحابى مثل النجوم، ٢/ ٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، و الديلمى فى مسند الفردوس، ٤/ ١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، و الذهبى فى ميزان الاعتدال، ٢/ ١٤٢: ٨/ ٧٣، و فى لسان الميزان، ٢/ ١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، والخطيب بغدادى فى الكفاية فى علم الرواية، ١/ ٤٨، وابن كثير فى تحفة الطالب، ١/ ٤٥١، الرقم: ٣٤١، و ابن الملقن فى خلاصة البدر المنير، ٢/ ٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨، وابن عبد البر فى التمهيد، ٤/ ٢٦٣، و العسقلانى فى فتح البارى، ٤/ ٥٧، و ابن قدامة فى المغنى، ٣/ ٢١٠٩، و آمدى فى الإحكام، ١/ ٢٩٠، و ابن حزم فى الإحكام، ٥/ ٦١.

مَهْمَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِن لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَ اخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٦ / ٤٦۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوْقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’نسیر بن ذعلوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، و ابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ٢/ ٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ١/ ٢٤، الرقم: ٥٩۔

٤٧/٤٧۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفْئِهِ. وَ نَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابویعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٤٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤/ ٤٤، الرقم: ٢٠٥١، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، رقم: ٨٦٨، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ٣٠٢۔

الْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه

﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١ ـ فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾

٤٨ / ١ـ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ مَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَ أَبُوبَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور ﷺ کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ ﷺ کے ہمراہ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٩ / ٢ـ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى ﷺ، باب: قول النبى ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، ٣ / ١٣٣٨، الرقم: ٣٤٦٠، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٤٤٤، الرقم: ٥٦٨٢، و البزار فى المسند، ٤ / ٢٤٤، الرقم: ١٤١١، و البيهقي فى السنن الكبرى، ٦ / ٣٦٩، الرقم: ١٢٨٨٣.

الحديث رقم ٢: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٢٧٩-٢٧٨، الرقم: ٦٨٦٢، و البزار فى المسند، ١ / ٣٧٣، الرقم: ٢٥١، و الهيثمى فى موارد الظمآن، ١ / ٥٣٢، الرقم: ٢١٩٩.

أَحَبَّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا. ذَكَرَ الْبَيَانُ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضي الله عنه أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابو بکر تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥٠ / ٣۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَکَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ: حُرٌّ وَّ عَبْدٌ: أَبُوْبَكْرٍ وَّ بِلَالٌ قَالَ: فَأَسْلَمْتُ عِنْدَ ذَلِکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

’’حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ ﷺ عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اِس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عَمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور امام بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٩، الرقم: ٤٤١٩، و البخارى فى التاريخ الكبير، ٦ / ٣٠٢، الرقم: ٢٤٧٤.

٥١/ ٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِکَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ وَ آمَنُوْا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ، وَ سَعَوْا بِذَالِکَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: هَلْ لَکَ إِلَى صَاحِبِکَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ؟ قَالَ: أَوَ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَلِکَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: أَوَ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ. أُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِذَلِکَ سُمِّيَ أَبُوْبَكْرٍ ''الصِّدِّيْقَ''. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے صاحب کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق

الحديث رقم٤: أخرجه الحلكم فى المستدرك، ٣/ ٦٥ الرقم: ٤٤٠٧، و عبد الرزاق فى المصنف، ٥/ ٣٢٨، وأبويعلى في المعجم، ١٠/ ٤٥، الرقم: ٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣٠٧، الرقم: ٨٢٧١.

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ''الصدیق'' کے نام سے موسوم ہوئے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵۲ / ۵۔ عَنْ أَبِي يَحْيَی سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ: لَأَنْزَلَ اللهُ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مِنَ السَّمَاءِ صِدِّيْقًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۳ / ٦۔ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: لَا نَعْلَمُ أَرْبَعَةً أَدْرَكُوْا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَبْنَاؤُهُمْ إِلَّا هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ: أَبُوْقُحَافَةَ، وَ أَبُوْبَكْرٍ، وَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَ أَبُوْ عَتِيْقِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَ اسْمُ أَبِي عَتِيْقٍ مُحَمَّدٌ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کونہیں جانتے کہ

الحديث رقم ٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٦٥، الرقم: ٤٤٠٥.
الحديث رقم ٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١ / ٥٤، الرقم: ١١، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٥٤٠، الرقم: ٦٠٠٨، و البخاری فی التاريخ الكبير، ١ / ١٣٠، الرقم: ٣٩٢، و الشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١ / ٧٧، الرقم: ٢٢.

جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے۔'' اس حدیث کو طبرانی امام حاکم اور بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے۔

٥٤ / ٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٥ / ٨۔ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَتِيْقًا لِجَمَالِ وَجْهِهِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق آپ کی خوبروئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٦ / ٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ لَيْلَةَ

الحديث رقم٧: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ١٤٨، الرقم: ٣٠٢٢٩، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣/ ١٩٣۔

الحديث رقم٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١/ ٥٢، الرقم: ٤، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ١/ ٦٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد ٩/ ٤١۔

الحديث رقم٩: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ١٦٦، الرقم: ٧١٧٣، و ابن سعد فى الطبقات الكبرى، ١/ ٢١٥۔

أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُوْنَنِي، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: يُصَدِّقُکَ أَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل امین سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧ / ١٠۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَحْلِفُ: لَلّٰهُ أُنْزِلَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابویحیٰ حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''الصدیق'' آسمان سے اُتارا گیا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٥٥، الرقم: ١٤.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضي الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان

٥٨ / ١١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمرو بن العاص رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے مجھے غزوہ ذاتِ السلاسل کا امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب واپس آیا تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: عورتوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (ابوبکر رضي الله عنه) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: من فضائل أبی بکر الصديق رضي الله عنه، ٣ / ١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٢، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر الصديق رضي الله عنه ٤ / ١٨٥٦، الرقم: ٢٣٨٤، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصديق رضي الله عنه، ٥ / ٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، ٣٨٨٦، ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بکر الصديق، ١ / ٣٨، الرقم: ١٠١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٢٠٣، الرقم: ١٧١٤٣۔

آپ ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب کے ساتھ۔ اور پھر آپ ﷺ نے اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٩/ ١٢۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْبَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَلِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْکَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَکَ يَا أَبَابَكْرٍ، ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَ ثَمَّ أَبُوْبَكْرٍ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوْبَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابودرداء ﷺ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے

الحديث رقم١٢: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى، باب: فضل أبى بكر الصديق، ٣/ ١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦١، و البيهقى في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٢، و الطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ٢٠٨، الرقم: ١١٩٩، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/ ٣٠٤۔

حاضرِ خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور انکے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ پُر نور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی (مجھے جھٹلایا) لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٠ / ١٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ

الحديث رقم١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥ / ٦١٢، الرقم: ٣٦٦٩، و ابن ملجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ١ / ٣٨، الرقم: ٩٩، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٣١٢، الرقم: ٧٧٤٦، وابن حبان فی ←

ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے روز اِسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦١ / ١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦٢ / ١٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

------ طبقات المحدثين بأصبهان، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ٦٤٠.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبى بكر الصديق رضي الله عنه، ٥ / ٦٠٦، الرقم: ٣٦٥٦، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٩، الرقم: ٤٤٢١.

الحديث رقم ١٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١ / ٣٥١، الرقم: ٥٠٧.

أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ أَنَا، ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ، فَتَنْشَقُّ عَنهُمْ فَأُبْعَثُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہوگی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٣/١٦۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ: ثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَ

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے بارے کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں نے عرض کی، ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور ﷺ کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے ارد گرد چکر لگائے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہے کہ وہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور آپ ﷺ کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ

الحديث رقم١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٦٧، الرقم: ٤٤١٣، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ١٧٤۔

(ابوبکر رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٤ / ١٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَالْأُخْرَى عَلَى عُمَرَ. فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجدِ نبوی میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کا ایک دستِ مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس طرح ہم قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٥ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ. مَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کرسکتا سوائے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧١، الرقم: ٤٤٢٨۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٥، الرقم: ٧٧٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٥٣۔

٣۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم ﷺ سے شدید محبت کا بیان﴾

٦٦/ ١٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ. قَالَ: فَبَکَی أَبُوْ بَکْرٍ. فَعَجِبْنَا لِبُکَائِهِ: أَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَکَانَ أَبُوْبَکْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے

الحديث رقم١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: قول النبی ﷺ سدوا الأبواب إلّا باب أبی بکر، ٣/ ١٣٣٧ ، الرقم: ٣٤٥٤، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضا ئل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصديق رضی اللہ عنہ، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، و الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب مناقب أبی بکر الصديق، ٥/ ٦٠٧، الرقم:٣٦٥٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٤/ ٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤۔

رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات ﷺ تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٧ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَدَيْنَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا! فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاکَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: هجرة النبي ﷺ و أصحابه إلى المدينة، ٣/ ١٤١٧، الرقم: ٣٦٩١، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر، ٦/ ٤١، الرقم: ٣٦٦٠، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٢٧٧، الرقم: ٦٨٦١.

ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم ﷺ تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حضور ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٨ / ٢١۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِى الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَکَ فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِکَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ، مَا مَنَعَکَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُکَ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دخل لِيؤم الناس فجاء الإمام الأول، ١ / ٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلى بهم، ١ / ٣١٦، الرقم: ٤٢١، و أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق فى الصلاة، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، و النسائى فى السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ٢ / ٨٢، الرقم: ٧٩٣ و مالك فى الموطأ، ١ / ١٦٣، الرقم: ٣٩٠۔

أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لئے اِدھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں (ابوبکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسولِ مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٩ / ٢٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ ابْنُ ثَـلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ، وَ أَبُوْبَکْرٍ وَ هُوَ ابْنُ ثَـلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال (٦٣) سال تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

الحديث رقم٢٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: کم سن النبي ﷺ، يوم قبض، ٤ / ١٨٢٥، الرقم: ٢٣٤٨۔

وصال ہوا تو ان کی عمر بھی (حضور نبی اکرم ﷺ کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷۰/ ۲۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَابَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَابَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ!

الحديث رقم۲۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما کليهما، ۶/ ۶۱۴، الرقم: ۳۶۷۵، و أبوداود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة فی ذالك، ۲/ ۱۲۹، الرقم: ۱۶۷۸، و الدارمی فی السنن، ۱/ ۴۸۰، الرقم: ۱۶۶۰، و الحاکم فی المستدرك، ۱/ ۵۷۴، الرقم: ۱۵۱۰۔

اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۷۱ / ۲۴۔ عَنْ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ أُولٰئِکَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾، [الحجرات، ۴۹:۳]، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَآلَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَّا أُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِلَّا كَأَخِي السِّرَارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورت الحجرات کی آیت: ’’بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ رب العزت نے تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے۔‘‘ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف سرگوشی کی صورت میں (ہی کلام) کروں گا، جس طرح کوئی رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۲ / ۲۵۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّى

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٧٨، الرقم: ٤٤٤٩، و العسقلانی فی المطالب العالية، ٤ / ٣٣، الرقم: ٣٨٨٧۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦ / ٢٢١، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ٦ / ١٧۔

غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے کہنے لگے تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے؟ اُن ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟ (کفارو مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) مجنوں (بن چکا) ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٣ / ٢٦۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه مَوْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال فرمانا تھا۔ (اِس فراقِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں) آپ رضی اللہ عنہ کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٤ / ٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم٢٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٦، الرقم: ٤٤١٠، و ابن الجوزى فى صفوة الصفوه، ١ / ٢٦٣۔

الحديث رقم٢٧: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٥٨، الرقم: ٢٨، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٦٠۔

وَأَبُوْبَكْرٍ رضی الله عنہ مِيلَادَهُمَا عِنْدِي. فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم أَكْبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَتُوُفِّيَ أَبُوْبَكْرٍ رضی الله عنہ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ لِسَنَتَيْنِ وَنِصْفِ الَّتِي عَاشَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۷۵ / ۲۸۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ قَالَ صلی الله علیہ وآلہ وسلم: اُدْخُلْ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم.

الحديث رقم۲۸: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ۱ / ۳۳، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ۱ / ۲٤۰، و محب الطبری فی الرياض النضرة، ۱ / ٤٥۱۔

فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَکْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَکْرٍ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٧٦/ ٢٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: کُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَعَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ بِخِلَالٍ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ

الحديث رقم٢٩: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٧/ ١٠٥، و ابن الجوزی فی صفة الصفوة، ١/ ٢٥٠، و ابن كثير فی تفسيرالقرآن العظيم، ٤/ ٣٠٨، و محب الطبری في الرياض النضرة، ٢/ ٢٠۔

جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَالِي أَرَى أَبَابَكْرٍ عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ؟ فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، أَنْفَقَ مَالَهُ عَلَيَّ قَبْلَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ قُلْ لَّهُ: أَ رَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِکَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا أَبَابَكْرٍ، إِنَّ اللهَ عزوجل يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ لَکَ: أَرَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِکَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْخَطُ عَلَى رَبِّي؟ أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء (لباس جو سامنے سے کھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خِلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد، میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل، انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں، کیا تو اپنے اِس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں (کیا) فرماتے ہیں: ’’کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں اپنے ربِ کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٤ـ فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيْقًا وَنَائِبًا وَوَزِيْرًا

﴿حضور ﷺ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان﴾

٧٧/ ٣٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلًا، لَا تَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧٨/ ٣١ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ. وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: قول النبی ﷺ: لو کنت متخذا خليلا، ٣/ ١٣٣٨، الرقم: ٣٤٥٦، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/ ١٨٥٥، الرقم: ٢٣٨٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٤٣٧، الرقم: ٤١٦١ـ

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٦٤٨، و في کتاب: المغازی، باب: مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/ ١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، و ←

وَخَدَمَهُ و صَحِبَهُ. أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَکُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ (اِس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرۂ مبارک سے پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرِہ انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے نماز توڑ دیں گے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بَل (مصلّٰی امامت سے) پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اُسی دن وصال ہوگیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

...... مسلم فی الصحیح، کتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام، ۱/ ۳۱۵، الرقم: ۴۱۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۱۹۶، الرقم: ۱۳۰۵۱، و ابن حبان فی الصحیح، ۱۴/ ۵۸۷، الرقم: ۶۶۲۰

٧٩ / ٣٢۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْکَ؟ قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. قَالَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا: گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٠ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:

الحديث رقم٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: من فضائل أبی بكر الصديق، ٣ / ١٣٣٨، الرقم:٣٤٥٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر الصديق رضی الله عنه، ٤ / ١٨٥٦، الرقم:٢٣٨٦، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بكر و عمر رضی الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٥، الرقم:٣٦٧٦۔

الحديث رقم٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١ / ١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر الصديق رضی الله عنه، ٥ / ٦٠٨، الرقم: ٣٦٦٠، و ابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٥٩، الرقم: ٣٣٨٥۔

لَو كُنتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ و مَوَدَّتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨١ / ٣٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ: أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی

الحديث رقم٣٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الآذان، باب: أَهلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ١ / ٢٤٠، الرقم:٦٤٧، و الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبي بكر و عمر رضي الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٣، الرقم:٣٦٧٢، و مالك فى الموطأ، ١ / ١٧٠، الرقم:٤١٢، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٩٦، الرقم: ٢٤٦٩١، و ابن حبان فى الصحيح، ١٤ / ٥٦٦، الرقم: ٦٦٠١۔

اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اس لئے) آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام (مصلیٰ) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! بیشک تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨٢ / ٣٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کے لئے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق موجود ہوں کہ اُن کی امامت اِن (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر و عمر رضی اللہ عنہما كليهما، ٥ / ٦١٤، الرقم: ٣٦٧٣.

٥ـ فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

﴿حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم ﷺ کا رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان﴾

۸۳/ ۳٦ـ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَ أَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا جبکہ میں (آپ کے ساتھ) غار میں تھا: اگر اِن (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف (جھک کر) دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اُن دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ ہو۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳٦: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: مناقب المهاجرین و فضلهم، ۳/ ۱۳۳۷، الرقم: ۳٤٥۳، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر الصدیق، ٤/ ۱۸٥٤، الرقم: ۲۳۸۱، و الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: و من سورة التوبة، ٥/ ۲۷۸، الرقم: ۳۰۹٦، وابن حبان فی الصحیح، ۱٤/ ۱۸۱، الرقم: ٦۲۷۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ٤، الرقم: ۱۱، و أبویعلی فی المسند، ۱/ ٦۸، الرقم: ٦٦.

٨٤ / ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حوضِ (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ الترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٨٥ / ٣٨۔ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيْرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور ﷺ اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ثانی (دوسرے) تھے، غارِ (ثور) میں آپ ﷺ کے ثانی تھے، غزوۂ بدر میں عریش (وہ چھپر جو حضور ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ثانی تھے، قبر میں حضور ﷺ کے ثانی ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر و عمر كليهما، ٥ / ٦١٣، الرقم: ٣٦٧٠.

الحديث رقم٣٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٦٦، الرقم: ٤٤٠٨.

٦۔ فَصُلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فِي الْآخِرَةِ

﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٨٦/٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ. يَعْنِي: الْجَنَّةِ. يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَابَكْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے

الحديث رقم٣٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: قول النبي صلی الله علیه وآله وسلم: لو كنت متخذاً خليلا، ٣/١٣٤٠، الرقم: ٣٤٦٦، والنسائی فی السنن الكبری، ٢/٦، الرقم: ٢٢١٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٦٨، الرقم: ٧٦٢١، وابن حبان فی الصحيح، ٨/٢٠٦، الرقم: ٣٤١٨، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣٥٣، الرقم: ٣١٩٦٥۔

دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے پس جو اہل صلاۃ (نمازیوں) میں سے ہوگا اُس کو بابُ الصلاۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صِیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصیام اور بابُ الریّان سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔" اس حدیث کو امام بخاری، امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٧ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟

الحديث رقم ٤٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من جمع الصدقة وأعمال البر، ٢ / ٧١٣، الرقم ١٠٢٨، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ٣٦، الرقم: ٨١٠٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٤ / ١٨٩، الرقم: ٧٦١٩، و فی شعب الإيمان، ٦ / ٥٣٧، الرقم: ٩١٩٩۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (تیمار داری) کی؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۸۸ / ۴۱۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيْقُ اللهِ مِنَ النَّارِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''عتیق'' رکھ دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۸۹ / ۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَ أَبُوْبَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ

الحديث رقم ٤١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما، ٥ / ٦١٦، الرقم: ٣٦٧٩، و ابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٢٧٩، الرقم: ٦٨٦٤، و الحاکم فی المستدرك، ٢ / ٤٥٠، الرقم: ٣٥٥٧، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ١ / ٥٣، و البزار فی المسند ٦ / ١٧٠، الرقم: ٢٢١٣۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٤، والحاکم فی المستدرك، ٣ / ٧٦، الرقم: ٤٤٤٣، والطبرانی فی المعجم الکبير ١٠ / ١٦٧، الرقم: ١٠٣٤٣۔

جَلَسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ابھی) اہلِ جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۰ / ۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَکَ حَتَّی أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَمَّا إِنَّکَ يَا أَبَابَکْرٍ، أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاکِمُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت (جنت میں) داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم تو میری اُمت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہو گا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۳: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: الخلفاء، ۴ / ۲۱۳، الرقم: ۴۶۵۲، والحاکم فی المستدرک، ۳ / ۷۷، الرقم: ۴۴۴۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳ / ۹۳، الرقم: ۲۵۹۴۔

٩١ / ٤٤ـ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ أَنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَّاهُ أَهْلُهُ لَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيْقٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا تھا، پھر اِس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٤، الرقم، ٤٤٠٤، و أبو يعلى فى المسند، ٨ / ٣٠٢، الرقم: ٤٨٩٩، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٥٤، الرقم: ١٠.

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِه رضي الله عنه

﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٩٢ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُوْبَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩٣ / ٤٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ

الحديث رقم٤٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى المسجد، ١/ ١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: من فضائل أبي بكر ٣/ ١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٤، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر ٥/ ٦٠٨، الرقم: ٣٦٦٠ ، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨، الرقم: ١١١٥٠۔

الحديث رقم٤٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى المسجد، ١/ ١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبى ﷺ، سُدُّو الأبواب إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، ٣/ ١٤١٧، الرقم:٣٦٩١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذي فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه، الرقم: ٣٦٦٠۔

فَقَالَ: لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹٤ / ٤٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِکَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِکَ خُيَلَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٤٧: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بکر الصديق، ۳ / ۱۳٤۰، الرقم: ۳٤٦٥، و في کتاب: اللباس، باب: من جرّ إزاره من غير خيلاء، ٥ / ۲۱۸۱، الرقم: ٥٤٤٧، والنسائی في السنن، کتاب: الزينة، باب: إسبال الإزار، ۸ / ۲۰۸، الرقم: ٥۳۳٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ٦۷، الرقم: ٥۳٥۱، و ابن حبان في الصحيح، ۱۲ / ۲٦۱، الرقم: ٥٤٤٤۔

٩٥ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِانور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩٦ / ٤٩۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الحديث رقم٤٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى المسجد، ١/ ١٧٨، الرقم:٤٥٥، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٣٥، الرقم:٨١٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٢٧٠، الرقم:٢٤٣٢، و ابن حبان فى الصحيح ١٥/ ٢٧٥، الرقم:٦٨٦٠۔

الحديث رقم٤٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبى طالب رضي الله عنه، ٥/ ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، وأبويعلى في المسند، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٥٠، و الطبرانى في المعجم الأوسط، ٦/ ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٧٧، الرقم: ١٢٣٢۔

ابو بکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے اٹھا کر دار الہجرت (مدینہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٩٧/ ٥٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩٨/ ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب، ٥/ ٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٩٦، الرقم: ٤٥٠٨۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبى بكر، ٥/ ٦٠٩، الرقم: ٣٦٦١۔

٩٩/ ٥٢۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ قُحَافَةَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرَاکَ قَوْمًا رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّکَ إِذْ فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رِجَالًا جِلْدًا يَمْنَعُوْنَکَ وَ يَقُوْمُوْنَ دُوْنَکَ. فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: يَا أَبَتِ إِنِّي إِنَّمَا أُرِيْدُ مَا أُرِيْدُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيْهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ اتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﷻ ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ [الليل، ٩٢: ٥۔ ٢١]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت ابو قحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تندومند اور قوی غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کر سکیں اور تمہاری خاطر لڑ سکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: ﴿پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اس نے (اِنفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (راہِ حق میں مال خرچ کرنے سے) بے پروا رہا اور اس نے (یوں) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کو جھٹلایا تو ہم عنقریب اسے سختی (یعنی عذاب کی طرف بڑھنے) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے (تاکہ وہ تیزی سے مستحقِ عذاب ٹھہرے) اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا جب

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٥٧٢، الرقم، ٣٩٤٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٩٥، الرقم: ٦٦۔

وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا، بیشک راہِ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے، اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں سو میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے جس میں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (رسول کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔ مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔ ﴾۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۰ / ۵۳۔ عَنْ أَسَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ الْتِفَافَةً فَلَمْ يَرَ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبُوْبَكْرٍ. أَبُوْبَكْرٍ! إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي آنِفًا إِنَّ خَيْرَ أُمَّتِکَ بَعْدَکَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے پکارا: ابوبکر ابوبکر روح القدس جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری اُمت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱ / ۵۴۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل فِي السَّمَاءِ يَكْرَهُ أَنْ يُّخْطَأَ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ۵۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶ / ۲۹۲، الرقم: ۶۴۴۸۔

الحديث رقم ۵۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰ / ۶۷، الرقم: ۱۲۴۔

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٢/ ٥٥۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي اللَّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَالْجَفْنَةَ الَّتِي نَصْطَبِخُ فِيْهَا، وَالْقَطِيْفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبُسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَالِكَ حِيْنَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِذَا مِتُّ فَارْدُدِيْهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: رَضِيَ اللهُ عَنْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، لَقَدْ أَتْعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا پکاتے تھے اور یہ کمبل چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مشکل میں ڈال دیا ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٦٠، الرقم: ٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ٢٣١۔

۱۰۳/ ٥٦۔ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ)۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰٤/ ٥۷۔ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰٥/ ٥۸۔ قَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَ ثَانِي اثْنَيْنِ، وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَ لَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَ هُوَ حَيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم٥٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۸٥، الرقم:٤٤۷۳، و البيهقى في السنن الكبرى، ۷/ ۲۰۔

الحديث رقم٥۷: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۱/ ۱۱۰، الرقم: ۸۷۹، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۱/ ۲۹۸، الرقم: ۹۹۲۔

الحديث رقم٥۸: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳/ ۷۰، الرقم: ٤٤۲۲، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۸/ ۱٥۲۔

''حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثنین (یارِ غار) ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/ ٥٩- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ مَعْرُوْفًا بِالتِّجَارَةِ. لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عِنْدَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَكَانَ يُعْتِقُ مِنْهَا، وَ يُقَوِّي الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْقَدِرَةَ آلَافَ دِرْهَمٍ ثُمَّ، كَانَ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشہور تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کرکے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔'' اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/ ٦٠- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ شُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

الحديث رقم٥٩: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ١٧٢، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٠/ ٦٨.

الحديث رقم٦٠: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ١٤٢، الرقم: ٢٧٢٤، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٥/ ٤٥١.

فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸ / ٦١. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ؟ إِنَّ أَبَابَكْرٍ خَيْرٌ مِّمَّنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اُس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہت بہتر ہے؟ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر اُس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦١: أخرجه الديلمي فی مسند الفردوس، ٥ / ٣٥١.